© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

مئی کے برہان کے نظرات میں لکھا گیا تھا کہ اسلام کو ہر دور اور ہر زمانہ کی ایک متحرک، انقلابی طاقت بنانے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ اسلام ہر عہد کے اجتماعی تمدنی و اقتصادی و سیاسی مسائل جن کا براہ راست تعلق انسانی معاشرہ کے صلاح و فساد سے ہے۔ ان کا بہترین اور کامیاب حل پیش کرے۔۔۔ اور دوسری چیز جو اس سے بھی زیادہ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس اسلامی فکر کی حامل جو جماعت ہو اس میں اخلاق اور کردار کے اعتبار سے انفرادیت ہو اور وہ اپنے مخصوص نظامِ فکر و عمل کے ساتھ وابستگی میں سخت کٹر اور متعصب ہو۔

آج کل ہماری زبان میں تعصب کا لفظ جس معنی میں بولا جاتا ہے اور جس کا لازمی نتیجہ تنگ دلی، تنگ نظری اور دوسروں کے ساتھ عدم رواداری ہوتا ہے اس کی وجہ سے مذکورۂ بالا عبارت کے آخری الفاظ سے بعض لوگوں کو سخت قسم کا خلجان پیش آگیا ہے۔ اس لئے یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ مسلمانوں کے معاملات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سماجی اور معاشرتی اور دوسرے دینی اور شرعی۔ جہاں تک پہلی قسم کے معاملات کا تعلق ہے ایک مسلمان کو کسی دوسرے مسلمان یا غیر مسلم کے ساتھ معاملہ کرنے میں خوش خلق، فیاض، عالی حوصلہ اور شگفتہ مزاج ہونا چاہئے اور یہی اسلام کی تعلیم ہے لیکن دوسری قسم کے معاملات میں ضروری ہے کہ مداہنت سے کام نہ لیا جائے اور اس میں تشدد برتا جائے۔

صرف اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں۔ دنیا کی ہر پارٹی۔ ہر جماعت اور ہر گروہ کا یہ شیوہ ہوتا ہے کہ جب تک اس پارٹی کا ہر ممبر پارٹی کے تمام اصول کو صحیح سمجھ کر اس پر عمل پیرا نہ ہو پارٹی میں مضبوطی نہیں پیدا ہوتی۔ کوئی حکومت اس کو برداشت نہیں کر سکتی کہ ایک شخص حکومت کے ساتھ وفاداری کا زبانی اظہار کر کے اس کے قانون و ضابطہ کی خلاف ورزی کرے۔ آج روس میں کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو رہا ہے؟ بڑے بڑے پرانے اور آزمودہ کار کمونسٹوں کو پارٹی کی ممبری سے خارج کر دیا گیا۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ یہ لوگ پارٹی کی موجودہ پالیسی کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے۔ ہمارے ملک میں کانگرس کا جو ممبر جماعت کے اصول کے خلاف عمل پیرا ہوتا ہے۔ کانگرس اس کے خلاف تادیبی کارروائی کرتی ہے اور اُس کو پارٹی سے نکال باہر کر دیتی ہے۔ قرآن میں بعض حرام افعال کے ارتکاب پر مرتکب کو عذابِ جہنم ابدی کا سزاوار قرار دیا گیا ہے احادیث میں بعض خاص خاص احکام اسلام کی خلاف ورزی پر اعلان کیا گیا ہے کہ یہ شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے مثلاً جس نے نماز ترک کی وہ کافر ہو گیا، جس میں امانت نہیں ہے اُس میں ایمان نہیں ہے۔ جو بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اُس سے جدا ہو جاتا ہے یہ اور اسی طرح کی دوسری تمام روایات اُن سب کا حاصل اور اصل مقصد ہی یہ بتانا ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ہر عملی انحراف اس لائق ہے کہ منحرف کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے اور اُس کو یوں ہی نہ چھوڑ دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے مانعین زکوٰۃ کے خلاف قتال کا جو اعلان کیا تھا اُس کی اصل روح بھی یہی پارٹی ڈسپلن تھا۔ اس پارٹی ڈسپلن کا تعلق علم کلام کی اُس بحث سے ہرگز نہیں ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل کا کیا تعلق ہے؟ وہ ایمان کے لئے شرط ہے یا شطر؟

پس ہم نے احکام اسلام کی بجا آوری میں جس تشدد کا ذکر کیا تھا اُس سے مراد صرف وہی تشدد تھا جو پارٹی ڈسپلن قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے اور جس کے بغیر کسی پارٹی۔ کسی جماعت اور کسی ادارہ میں استحکام (SOLIDARITY) پیدا نہیں ہو سکتا، اسلام میں حدود و عقوبات بھی اسی غرض سے ہیں۔

ایک معاصر جس نے مذکورۂ بالا نظرات پر بڑی لے دے کی ہے حسنِ خلقِ نبوی کا ذکر کر کے لکھتا ہے کہ احکامِ اسلام میں یہ تشدد ہوتا تو پھر حضورؐ صاحب خُلق عظیم کس طرح ہوتے؟ لیکن ہر شخص جان سکتا ہے کہ اس تشدد کا بدخلقی یا درشت مزاجی سے کیا تعلق ہے؟ حضرت عمرؓ کی نسبت فرمایا گیا ہے "اشدھم فی امر اللہ عمر" تو معاذ اللہ کیا اُس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ

© rasailojaraid.com